

اے پرندے ذکر کربل کی سنا

اے پرندے ذکر کربل کی سنا
 حال کچھ شبیر پیاسے کا بتا
 تین دن سے پیاسا تھا مظلوم وہ
 جب پھراتا تھا نہبان ہونٹوں پہ وہ
 آگ جب برس رہا تھا آسمان
 تھے جب آنکھوں سے دیکھا یہ سما
 یوں پرندہ درد سے کہنے لگا
 ہیں وہاں آفت میں ابن فاطمہ
 تم درختوں پہ ہو بیٹھے اس جگہ
 گھنٹ پانی کا نہیں اُسکو ملا
 کس طرح ہم پیاس شہ کی دے بجا
 کیسے ہو شبیر کی خدمتہ اداء
 غم زدہ پھر اُس پرندے نے کہا
 تر کرینگے حلق ہم شبیر کا
 چنچ میں پانی یہ لے کے نہر کا
 ہولے نے پھر نہر سے پانی بھارا

حقِ محبت کا نیہانے ائے ہیں
بخشویہ خدمت کی نعمت اے شہا

پنجتن بھی حزن میں تھے اُس گھڑی
شاہ بولے کیا میں انکو دو جزاء

بھر کے قطرے اب کے یہ لائے ہیں
مار ڈالے تشن اہل اُقربا

حال کیا میں اپنی غربت کا کہونہ
پیاسی ہیں خیمے میں سب الِ ابی

ایک قطرہ بھی نہ اُسکو دے سکا
تیر سکھے حلق پہ اُسکو لگا

اور چھری بوٹھی چلائی حلق پہ
شمر نے تن سے کیا سر کو جدا

عرض کی مولیٰ پرندے ائے ہیں
چُنچ میں پانی کے قطرے لائے ہیں

بھر گیا قلبِ حسین ابنِ علی
بے زبانوں نے جو خدمتِ عرض کی

تشنگی میری بچھانے ائے ہیں
ظلمِ اُمّہ نے مگر یہ ڈھائے ہیں

اے پرندو پانی میں کیسے پیونہ
میرے پیاسے بچو نکلا ہیں خونہ

نو جوان میرا ترپتا ہی رہا
ایک تھا بچا میرا چھ ماہ کا

اُس گھڑھی ٹھوکر لگائی شمر نے
کی دُعاء سجدے میں جا کے شاہ نے

عرض کرتا ہوں یہ پُرسا اَشکو کا
ماتمِ شبیر میں ہو جانِ فِداء

ہیں **جمالی** عبد بُرہان الہدیٰ
ہو کے خوش اے مولیٰ کرنا تم دُعاء

